"وَ الَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ" (زمر:۳۳)

"اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے اُن کی تصدیق کی، یہی ڈر والے ہیں"

شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ



قاری محمد اجمل طیبی نقشبندی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''وَ الَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِہٖ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ'' ۝ ﴿سورۃ زمر:۳۳﴾

ترجمہ: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے اُن کی تصدیق کی، یہی ڈر والے ہیں۔

شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

تالیف و تصنیف

قاری محمد اجمل طیبی نقشبندی

دار العلوم نقشبندیہ رضویہ مظہر الاسلام

محلہ خیرات پورہ، منڈی سمبڑیال تحصیل و ضلع سیالکوٹ

فون: 0432 523288 ای۔میل: ajmal@karmanwala.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب .... شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مصنف .... قاری محمد اجمل طیبی نقشبندی

مطبع .... پوسٹ مارٹم گروپ آف پبلیکیشنز، لاہور

ایڈیشن اول .... جمادی الثانی ۱۴۲۴ ہجری

بمطابق 14 اگست 2003ء

قیمت ....

ملنے کے پتے

1۔ مکتبہ ماہنامہ ''ضیائے مدینہ'' مجلّہ حضرت کرمانوالہ شریف

دربارِ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف، جی۔ٹی۔روڈ اوکاڑہ

2۔ مکتبہ حضرت کرمانوالہ/ ہجویری ورائٹی ہاؤس

سیلا رام روڈ، گنج بخش روڈ نزد دربار داتا صاحب علیہ الرحمۃ، لاہور

3۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور

4۔ قاری محمد اجمل طیبی نقشبندی، دارالعلوم نقشبندیہ رضویہ مظہر الاسلام، سمبڑیال، سیالکوٹ

5۔ حافظ بک ایجنسی، دودروازہ، سیالکوٹ

Designed & Composed By

" Composing Unit Of Tayyabi Islamic Center "

Jamia Masjid Noor (Chittee Masjid) Mughal Pura, Old Ghazi Abad,

Lahore. Tel: 042-6871662

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَسَلَّم

انتساب

اعلیٰ حضرت پیر سید محمد اسمٰعیل شاہ بخاری

حضرت صاحب کرمانوالے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے منظور نظر پوتے، جانشین اور

باباجی پیر سید عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے نورِ نظر اور لختِ جگر

قبلہ پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری

سجادہ نشین دربارِ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف کے نام

جن کی ہر گھڑی، ہر لحظہ فروغِ عقیدۂ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لیے وقف ہے

خاکپائے درِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

قاری محمد اجمل طیبی نقشبندی

تقریظ

ملک ثناء اللہ اعوان

ایڈیٹر

ماہنامہ مجلہ حضرت کرمانوالہ

کسی کے مرتبہ و مقام کا صحیح اندازہ اُس وقت لگایا جا سکتا ہے جب اُس کے دشمن اور اغیار بھی اُس کی تعریف کرنے پر مجبور نظر آئیں ...... لہٰذا شان سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک ایسا موضوع ہے جس پر اغیار کے افکار کو بھی معلوم کرنا ضروری ہے ...... 6 نبوت میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہجرت کے ارادے سے حبشہ کی طرف نکلے تو راستے میں آپ کو قبیلہ قارہ کا سردار ابن الدغنہ مل گیا :

پوچھا ...... کہاں جا رہے ہیں؟

فرمایا ...... میری قوم نے مجھے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ میں چاہتا ہوں کہ کہیں الگ جا کر اللہ کی عبادت کروں ......

ابن الدغنہ نے اس پر جن الفاظ سے آپ کے اوصافِ حمیدہ بیان کیے، تاریخ نے ہمیشہ کے لیے اُنہیں محفوظ کر لیا ہے ...... اُس نے کہا: یہ نہیں ہو سکتا ......

آپ جیسا فیاض ......

اپنوں سے نیک سلوک کرنے والا ......

غریب پرور ......

مہمان نواز

غم خوار ......

اور ......

مددگار ......

مکہ سے نکل جائے یا نکالا جائے ...... میں آپ کو اپنی حفاظت میں لیتا ہوں ......

آپ واپس چلیے اور اپنے شہر میں اپنے پروردگار کی عبادت کیجیے ......

چنانچہ آپ واپس تشریف لے آئے اور اُس نے شام کے وقت سردارانِ قریش سے ملاقات کی اور اُن سے کہنے لگا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا شخص ہرگز نہ نکالا جائے ...... کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو فیاض ...... اپنوں سے حسن سلوک کرنے والا ...... غریب پرور ...... مہمان نواز ...... اور ...... لوگوں کا مددگار ہے ......

اگرچہ تاریخ ...... وفا شعاروں ...... اور ...... جاں نثاروں کی لازوال داستانوں کے انمٹ نقوش سے مزین ہے ...... لیکن جب عشق کی معراج کا ذکر آئے گا ...... تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عشق حبیب کریم مسندِ رفعت پر جلوہ افروز نظر آئے گا ...... جب وفا کے نقطۂ عروج کا ذکر آئے گا ...... تو شبِ ہجرتِ مدینہ کا فقط ایک لمحہ کفایت کر جائے گا ...... جب جاں نثاری کی انتہا کا تذکرہ ہوگا ...... تو خانوادۂ صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر سب سے پہلے کیا جائے گا ...... اگر قربانی کا مفہوم سمجھنا ہو ...... اگر کسی کے نام پر بک جانے کا اصول سمجھنا ہو ...... اگر اتباع و اطاعت کی معراج کا راستہ معلوم کرنا ہو ...... تو ...... حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دامن صدق و صفا سے نسبت و تعلق کا رشتہ استوار کرنا ہوگا ...... کیونکہ ...... آپ ہی وہ ذاتِ اقدس ہیں کہ جنہوں نے ...... کوچۂ دلدار میں ...... وفا شعاری اور جاں نثاری کے جو ...... ابدی آثار ...... جو لازوال اور انمٹ نقوش ...... ثبت فرمائے ہیں ...... اُس وقت بھی بے مثل تھے ...... آج بھی بے مثل ہیں ...... اور ہمیشہ بے مثل ہی رہیں گے ...... اور ...... تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ ...... ہجرتِ مدینہ کی محتاط رات سے لے کر ...... روزِ محشر کے فیصلہ کن دن تک ......

امتِ مسلمہ کا ہر فرد ...... سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ...... کا مقروض ہے ......

حضور ﷺ نے فرمایا:

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو تم پر جو فضیلت حاصل ہے ......

کثرتِ صوم و صلوٰۃ کے باعث نہیں ہے ......

زیادتیٔ اعمال کے باعث نہیں ہے ......

صدقات و خیرات کے باعث نہیں ہے ......

بلکہ ......

ایک خاص چیز کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے ......

جو ان کے دل میں ڈالی گئی ہے ......

لہٰذا فرمانِ سیدِ بطحا ﷺ کے بعد تسلیم کرنا پڑے گا ......

کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان سب سے نرالی ہے ......

ہے زمانہ معترف صدیق تیری شان کا
صدق کا ایقان کا، اسلام کا ایمان کا

آیئے ...... دیکھتے ہیں کہ حضرت یحییٰ منیری قدس سرہٗ العزیز اپنے مکتوبات میں کس طرح اعتراف فرماتے ہیں ...... لکھتے ہیں :

کسی نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے امتحاناً سوال کیا ......

زکوٰۃ کتنی مالیت پر واجب ہوتی ہے؟ ......

فرمایا: اسکا جواب مسلکِ فقہا پر چاہتے ہو یا مسلکِ فقراء پر؟ ......

عرض کیا، دونوں پر ......

فرمایا: فقہا کے مذہب پر ایک سال گزرنے کے بعد دو سو درہم میں سے پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہے ......

اور ......

مذہبِ فقراء پر پورے دو سو درہم کے ساتھ اپنی جان بھی پیش کرنی ضروری ہے ......

کہا: اِسکی کوئی دلیل؟ ......

فرمایا: صادق ربّ العلمین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ، کیونکہ ...... آپ کے پاس جو کچھ بھی مال و زر تھا، سب کا سب رسول کریم ﷺ کے حضور پیش کر دیا ......

اور ......

شکرانہ میں اپنی صاحبزادی کو مصطفےٰ کریم ﷺ کے نکاح میں پیش کر دیا ......

اور کمال تو یہ ہے کہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی اغیار کے افکار میں تبدیلی پیدا نہیں ہوئی

اسی لیے انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں آرٹیکل ''صدیق'' کے تحت انگریز مصنف رقم طراز ہے ......

''وہ حضرت محمد ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے تھے ......

انہوں نے تجارت میں کمائی ہوئی بے شمار دولت نئے مذہب کی خدمت اور غلاموں کو آزاد کرانے میں صرف کی'' ......

ایک دوسرا مشہور متعصب یورپین مؤرخ ولیم میور **William Muir** اپنی کتاب ''خلافت کا عروج و زوال اور خاتمہ'' میں لکھتا ہے:

''ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی ساری طاقت صرف خدمتِ اسلام اور اس کی ترقی و برتری میں صَرف کی ، تاکہ ملتِ اسلامیہ کو فائدہ ہو

اور اُن کی کامیابی کا سب سے بڑا راز حضرت محمد ﷺ پر کامل ایمان و ایقان تھا ......

اگرچہ اُن کا زمانہ ءِ خلافت بہت ہی مختصر تھا لیکن بلاشبہ کہا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں میں حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی فرد ایسا نہیں ۲ ہوا ......

جو ایمان و عمل میں ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے زیادہ افضل ہو ......

پڑھتے جایئے اور بڑھتے جایئے ......

لیکن توصیف کا یہ سلسلہ نامعلوم حد تک دراز نظر آتا ہے ......

اسی لیے ایک دن سرکارِ مدینہ ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا ......

"تم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان میں بھی کچھ کہا ہے؟" ......

عرض کیا: کہا ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ......

فرمایا: مجھے پڑھ کر سناؤ ......

عرض کیا: ......

ترجمہ : "اور بلند غار میں وہ دو میں سے ایک تھے جب دشمن پہاڑ پر چڑھ کر اردگرد گھوم رہے تھے، وہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں اور لوگوں کو تحقیق کے ساتھ اس کا علم ہے کہ ساری مخلوق میں آپ کے نزدیک ان کی برابری کرنے والا کوئی نہیں۔"

اپنے یارِ غار کی ایسی مدحت سماعت فرما کر ......

حضور نے اِس قدر تبسم فرمایا کہ مقدس دندان نمایاں ہو گئے ......

اور فرمایا: ...... "اے حسان! تم نے سچ کہا ہے، وہ ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا ہے"

ہیں دلدار بزمِ حبیبِ خدا ﷺ کے
خدائی کے دلبر ہیں صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

لہذا ...... ثابت ہو گیا ...... کہ افضل الخلق بعد از انبیاء ...... سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے امتِ مسلمہ کو ...... ایک ایسا راستہ مہیا کیا ...... جو کامیابی کی منزل تک پہنچاتا ہے جو حقیقت سے آشنا کرتا ہے ...... اور ...... نجات و عافیت کی ضمانت بن جاتا ہے ......

لیکن آج کا مسلمان ...... اُس صدیق و عتیق رہبر کامل ...... کے متعین کردہ راستے سے بھٹک گیا ...... اسی لیے ...... حاکمیت چھین لی گئی ...... اور ...... محکوم بنا کر زمانے بھر میں رسوا کیا گیا ...... جسم آزاد ہوئے تو بھی ...... ذہن غلامی کی دلدل میں پھنسے رہے ...... فرضی شناختوں میں الجھا اور پھنسا دیا گیا ...... لیکن قربان جایئے ...... حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

کی غلامی میں پروان چڑھنے والے ...... سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ پر ...... کہ جس نے امتِ مسلمہ کو ...... گمراہی کے اندھیرے میں گم ہونے سے بچالیا ...... اور ایسے روحانی راہبر عطا کیے ...... جو کبھی سرہند میں تجدید دین کے مشن میں مشغول نظر آئے ...... تو کبھی شرقپور شریف میں فریضۂ تبلیغ ادا کرتے ہوئے نظر آئے ...... اور کبھی "حضرت کرمانوالہ شریف" میں سالارِ اعلیٰ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دیوانِ عشق کو ...... "نصاب عشق" ...... بنا کر سرکارِ مدینہ ﷺ کی محبت ...... سینوں میں اجاگر کرتے ہوئے نظر آئے ...... تو کبھی ...... جانشینِ حضرت کرمانوالے پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ کی صورت میں جلوہ گر ہو کر ...... تمام امتِ مسلمہ کو یہ دعوت دیتے ہوئے نظر آئے کہ ...... آؤ! سوزِ صدیق رضی اللہ عنہ اور عقیدۂ صدیق رضی اللہ عنہ کو منزل بنالو ...... اور ...... میرے نہایت ہی محترم ...... جناب قاری محمد اجمل طیبی نقشبندی ...... مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنے شیخ طریقت کی اس دعوت پر لبیک کہتے ہوئے ارادت واتباع کا حق ادا کرنے کی بھرپور سعی کی ہے ...... قبل ازیں موصوف نے "**نعرۂ رسالت**" کے اچھوتے موضوع پر ناقابلِ تردید دلائل کا خزانہ فراہم کیا اور زیرِ نظر رسالہ میں اپنے پیشواء اور سالارِ اوّل کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کر کے اہل محبت کے مشامِ جاں کو معطر کیا ہے ...... اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے اور دعا ہے کہ ...... "اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ" ......

الٰہی تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دلِ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور سوزِ صدیق رضی اللہ عنہ دے

والسلام الیٰ یوم القیام

ثناء اللہ اعوان

لاہور، ۱۱ جمادی الثانی ۱۴۲۴ ہجری
۱۹ اگست 2003ء
Cell: 92 300 9426059
editor@karmanwala.com

پیش لفظ

نحمده و نستعینه و نستغفره و نو من به و
نتو کل علیه و نصلی و نسلم و تبارک علی
صفوة الانبیاء امام الرّسل سیدنا و مولانا
محمّد المبعوث رحمة للّعالمین و علی
اله و اصحابه لاسیّما افضل البشر بعد الانبیاء
بالتحقیق سیّدنا ابی بکر الصّدیق، العتیق
من النار و الرفیق فی الغار و علی کل
من اقتفیٰ آثاره الی یوم الدین۔

سایہ مصطفیٰ مایہ اصطفاء
عزو ناز خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصداق الصادقین، سید المتقین
چشم وگوش وزارت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ)

اللہ رب العزت کی حمد وثناء اور اُس کے پیارے محبوب حضور پرنور، نورعلیٰ نور پر کروڑوں درود وسلام ہو، کائنات کی لامحدود پرتیں اور بیکراں وُسعتیں حُسن محبوب کی فروزاں بارگاہیں ہیں۔ عشق رسُول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہزاروں دل نواز آفاق ہیں جو قوت نور کے ستاروں سے مزین ہیں۔ یہ تابندہ روشن ومنور ستارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یاران نبی (علیہ الصلوۃ والسلام) ہیں۔

تمام صحابہ اکرام علیہم الرضوان اپنے اپنے مقام پر افضل واعلیٰ ہیں۔ اگر کوئی تاریخی واقعات سے کسی صحابی رسول علیہ الصلوۃ والسلام کی شان اقدس میں گُستاخی کرتا ہے، اپنے ایمان کمی کی وجہ سے اور بد مذہب ہونیکی وجہ سے کرتا ہے، ایسا شخص فاسق اور مردود ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عنهم (پ۴۔ع۷)

اور بیشک اللہ تعالیٰ نے انہیں (سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کو) معاف کردیا ہے۔ (کنز الایمان)

دوسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَ وَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰ جِرِیْنَ وَ الْاَ نْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَ ضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَ نْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ o (پ۱۱۔ع۲)

ترجمہ:۔ اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وُہ اللہ سے راضی، اور ان کے لیے تیار کرر کھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں۔ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی

کامیابی ہے۔(کنزالایمان)

اس آیت سے پتہ چلا تمام صحابہ رضی اللہ عنہ اور ان کی پیروی کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہے مگر اگلے امام ہیں پچھلے مقتدی۔

لہٰذا اب جو کہے کہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے راضی نہیں وہ بہت بڑا گستاخ اور خدا تعالیٰ کا مخالف ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ قیامت تک وہی حق پر ہیں جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے پیروکار ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کے غلاموں سے راضی ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کتنا راضی ہوگا ......

اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ ہر متقی سُنی مسلمان کے لیے "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ایک اور مقام پہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ کُلًّا وَّ عدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی ط (پ۵۔ع۱۰)

ترجمہ:۔ اور سب (صحابہ) سے اللہ نے بھلائی (جنت) کا وعدہ فرمایا۔

صحابہ اکرام علیہم الرضوان کی تعداد تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے جن میں سے بعض کے فضائل خصوصی منقول ہیں اور کُل کے لیے مذکورہ آیات وغیرہ۔

اہلسنّت کا ہے بیڑہ پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان بلند و بالا ہے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد اگر کسی کا درجہ ہے تو وہ ایک ہیں اور وہ "حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ" ہیں۔

بعد از انبیاء بزرگ توئی قصہ مختصر

ابتدائی حالات

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پہلا نام عبدالکعبہ تھا۔ پھر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کا نام عبداللہ رکھا۔ آپ کی ولادت باسعادت عام الفیل سے اڑھائی سال بعد ۵۷۲ء میں ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے تقریباً اڑھائی سال عمر میں چھوٹے تھے۔ والد کا نام ابی قحافہ عثمان بن عامر تھا۔ ابوقحافہ فتح مکہ تک اپنے آبائی دین پر رہے۔ اور اپنے بیٹے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نالاں رہے۔ فتح مکہ کے بعد حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور طویل عمر پائی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے وقت زندہ تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی زمانہ میں ۹۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔

آپ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

آپ کا خاندانی تعلق قریش کے مشہور قبیلہ بنو تمیم سے ہے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام حضرت سلمٰی بنت صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے جو کہ ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کے چچا کی بیٹی ہیں۔

آپ کی والدہ ماجدہ نے ابتدائے اسلام میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ اور حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کا شرف انہیں ابتداء ہی سے حاصل ہو گیا تھا۔ حضرت ام خیر سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی طویل عمر پائی۔ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ سے کچھ عرصہ پہلے ان کا انتقال ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر آپ کے والدین زندہ تھے۔ دونوں نے ان کی میراث میں حصہ لیا۔

آپ کا نام صدیق ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا۔

"وَ الَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ"

(زمر آیت ۳۳)

اور باب العلم علی المرتضیٰ سلام اللہ الی یوم الجزاء نے قسم کھا کر فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کا نام صدیق رضی اللہ عنہ آسمان سے نازل فرمایا۔ (حاکم مستدرک)

لفظ صدیق کا معنیٰ:۔

ماہر لغاتِ قرآن امام راغب اصفہانی مفردات القرآن میں صدیق کے معانی یُوں آشکار کرتے ہیں۔

صدیق، صدوق کا صیغہ مبالغہ ہے اور لفظی معنیٰ بُہت بڑے سچے کے ہیں۔ اور صدیقین وہ ہیں جو دین انبیاء علیہم السلام پر ہو نیکی فضیلت سے مشرف ہوں۔ نیز صدیق وہ ہے جس سے کثرت کے ساتھ سچائی کا ظہور ہو۔ بلکہ صدیق اُسے کہتے ہیں جس نے کبھی کذب سرائی نہ کی ہو اور جھوٹ اُس کے قریب بھی نہ پھٹکا ہو۔

"الصدیقون ھم قوم و دین الانبیا فی الفضیلت ' الصدیق من کثر منه الصدق وقیل بل یقال لمن یکذب قسط"۔

(المفردات القرآن للراغب مترجم ۳۳۰)

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں پہلی صفت یہ ہے کہ صدیق اُس کا نام ہوتا ہے جس کی عادت ہی سچ بولنا ہو اور صدیق کی یہ عادت اُس کے تمام افعال وامور پر غالب رہے۔

"الصفته الاولیٰ:۔ الصدیق وھو اسم لمن عادۃ الصدیق ومن علیه علیٰ عادۃ۔ (تفسیر کبیر ۳۷۹/۳)

عتیق:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لقب عتیق ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، اَنَّ اَبَابَکرٍ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَیَوْمَئِذٍ سُمِّیَ عَتِیْقًا O (ترمذی شریف)

کہ جناب ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو فرمایا کہ تم آگ سے اللہ کی طرف سے آزاد شدہ ہو۔ اس دن سے آپ کا نام عتیق رکھا گیا۔

خُدا اکرام فرماتا ہے اتقا کہے قرآں میں
کریں پھر کیوں نہ اکرام اتقیا صدیقِ اکبر کا

(ذوق نعت)

قبول اِسلام:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی:

ووَ صَّینا الا نسان بو لدیه احسنا ط حملته امُّه کُرھا وو ضَعتهُ ط کُرھا ط و حملُه الّذینَ کانُوا یُوعدُون Oط (الاحقاف)

ترجمہ :۔ "اور ہم نے اِنسان کو اپنے ماں باپ سے بھلائی کا حکم دیا اُسکی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے۔ اور جنی اُسکو تکلیف سے۔ اور اسے اُٹھائے پھرنا اور اُ۔ کا دُودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہے۔ یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا عرض کی اے میرے ربّ میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شُکر ادا کروں جو تُو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے۔ اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح رکھ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مُسلمان ہوں۔"

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ آپ کی دُعا بارگاہِ خداوندی میں قبول ہوئی چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کے والدین اور اولاد کو ہدایت نصیب فرمائی۔

آپ کے والد ابو قحافہ عثمان بن عمر رضی اللہ عنہ بھی اسلام لائے اور آپ کی والدہ بھی مشرف بہ اسلام ہوگئیں۔ نیز آپ کے بیٹے عبد الرحمان، محمد، اور عبد اللہ رضی اللہ عنہم سب کے سب اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ کی بیٹیاں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماء کے

علاوہ آپ کے پوتے محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بھی حالت اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی زیارت کرنے والوں میں سے ہیں۔ آپ کی چار پشتیں صحابیت سے مشرف ہوئیں۔ یہ صرف آپ کو اعزاز حاصل ہوا۔ اور کسی صحابی کو یہ اعزاز حاصل نہیں۔

(تفسیر کبیر ۱۸۹/۸، تفسیر مظہری ۴۴۷/۱۰، تفسیر درمنثور ۴۰/۶، تفسیر کنز الایمان ۲۸۷، تفسیر فتح البیان ۳۵۰/۴)

کیسے اسلام قبول کیا؟

آپ کے اسلام قبول کرنے کے متعلق بہت سی روایات ملتی ہیں۔

یہاں پر صرف ایک ہی روایت درج کی جاتی ہے۔

"عن ربیعۃ بن کعب قال کان اسلام ابی بکر شبیہا بالوحی من السماء وذالک انہ کان تاجرا بالشّام فرای رؤیا فقصھا علی البحیر الراہب:

ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام آسمانی وحی سے مشابہ ہے کیونکہ آپ شام میں تجارت کیا کرتے تھے۔ کہ آپ نے ایک خواب دیکھا اور بحیرا راہب سے بیان کیا۔

بحیرا راہب:	من این انت	تم کہاں رہتے ہو؟
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:	مِن مکّہ	مکہ میں
بحیرا راہب	مِن اَیُّھا	تمہارے قبیلے کا کیا نام ہے؟
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	مِن قُریش	قریش میں
بحیرا راہب	فایّ شیی انت؟	کیا کرتے ہو؟
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	تاجِر۔"	تاجر ہوں

بحیرا راہب نے کہا۔

"صدق اللہ رؤیاک فانہ یبعث نبی من قومک تکون وزیرہ فی حیاتہ وخلیفہ من بعد وفاتہ"

خُدا تعالیٰ تمہارے خواب کو سچا کرے گا۔ تمہاری قوم میں سے ایک نبی علیہ السلام مبعوث ہوں گے۔ تم زندگی میں اُن کے وزیر ہو گے اور اُن کے وصال کے بعد اُن کے خلیفہ بنو گے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس بات کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور جب حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم مبعوث ہوئے تو آپ نے اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔

"یا محمد ماالدلیل علی ما مدّعی؟

یا مُحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم آپ کے دعویٰ کی دلیل کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا وہ خواب جو تم نے شام میں دیکھا ہے۔

شعر:

کہا بوبکر نے سرکار آمنّا و صدقنا
یہ کہہ کر جُھک گئے بُوبکر چُومے ہاتھ حضرت کے
میرے مالک میرے مختار آمنّا و صدّقنا
لگے پھر خدمت اسلام کرنے ساتھ حضرت کے

(تاریخ اسلام حفیظ جالندھری جلد اوّل صفحہ نمبر ۱۴۰)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمانِ مصطفیٰ ﷺ سنا تو

"وَ قَبّلَ بین عینیہ"

آپ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دے کر کہا

"وقال اشھدان لا الہ الا للہ واشھد انک رسول اللہ"

میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ﷺ ہیں

(زرقانی علی المواہب ۲۳۹/۱، نزہۃ المجالس ۳۵۴/۲، ریاض النضر ۷۸۵/۱)

اس سے معلوم ہوا کہ مردوں میں سب سے پہلے کلمہ طیبہ پڑھنے والے آپ ہی ہیں۔

صحابہ کرام کے نزدیک آپ کا مرتبہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ:

قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ سَیِّدُنَا وَ خَیرُونَا وَاَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو بکر ہمارے سردار ہیں ہم سب سے بہتر ہم سب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیارے۔

(ترمذی شریف ابواب المناقب)

امامت:۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

"لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبُوْ بَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّهُمْ غَیْرُہٗ

(ترمذی شریف ابواب المناقب)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس قوم میں ابو بکر ہوں انہیں یہ لائق نہیں کہ ان کی امامت ابو بکر کے سوا کوئی اور کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت اور خلیفہ اوّل:۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پہلے خلیفہ برحق ہیں۔ اس لیے تو اللہ تعالیٰ کے شیر نے آپ کے ہاتھوں پر بیعت کی۔

اہل تشیع کی کتابوں میں لکھا ہے کہ۔

ثُمَّ تَنَاوَلَ یَدَا اَبِیْ بَکْرٍ فَبَایَعَہٗ۔

پھر آپ (مولیٰ علی) نے حضرت ابو بکر صدیق کا ہاتھ پکڑا۔ پس اُن کی بیعت کی۔

(احتجاج طبرسی جلد اول ص۵۴، حق الیقین ص۱۹۱، جلاء العیون ص۱۵۴، فروغ کافی جلد سوم ص۲۳۹، کتاب الروضہ، نہج البلاغہ حصہ دوم ص۲۸۶ تاریخ روضۃ الصفا جلد دوم ص۲۲۰)

اس عبارت سے پہلے شیعہ محقق نے حسب عادت ایک ایسا واقعہ لکھا ہے جس کے لکھنے سے بندہ ناچیز کا قلم کانپتا ہے۔ کیونکہ اس سے مولیٰ علی شیرِ خدا کی شان میں ایسی توہین نکلتی ہے کہ آپ کے شیر خدا ہونے کا تصور ہی ختم ہو جاتا ہے۔ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ بیعت نہیں کرنا چاہتے تھے، صحابہ آپ کے گھر میں گھس گئے، اور آپ کے گلے میں رسی ڈال کر گھسیٹ کے مسجد میں لائے تو آپ نے بیعت کی۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

بہر حال حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیعت کرنا اہل سُنت، اہل تشیع دونوں کو تسلیم ہے۔ لیکن اہل سنت کے نزدیک عزت و اکرام کے ساتھ، اور اہل شیعہ کے نزدیک سخت توہین کے انداز سے، ذلیل و مغلوب ہو کر۔

فیصلہ آپ خود فرمائیں کہ کونسا انداز شیر خدا کرم اللہ وجہ الکریم کے شایان شان ہے؟ اور کونسا انداز انکی شان میں منسوب کرنا کھلی بے ادبی و گستاخی ہے؟ اللہ تعالیٰ ایسے عقیدے سے بچائے۔ آمین۔

شعر

ہوئے فاروق و عثمان و علی جب داخلِ بیعت
بنا فخر سلاسل سلسلہ صدیقِ اکبر کا

(ذوق نعت)

شیر خدا رضی اللہ عنہ اور فضیلتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

"جس نے مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر فضیلت دی تو میں اُسکو اسّی کوڑے افترا

پروازی کی حد لگاؤں گا''۔

(تفسیر قرطبی مطبوعہ بیروت جلد ۷ صفحہ ۲۴۰)

یونہی فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف لطیف ''غایۃ التحقیق'' میں امام ابن حجر مکی المتوفی ۹۷۴ھ کی کتاب الصواعق المحرقہ سے نقل کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت بریلوی لکھتے ہیں کہ:

اس مذکورہ ارشاد حیدری کو آپ سے اسی سے زیادہ حضرات نے نقل کیا ہے، لکھتے ہیں:

بعض منصف مزاج شیعوں جیسا کہ محدث عبدالرزاق نے کہا ہے کہ میں تو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی مرتضیٰ پر فوقیت اس لیے دیتا ہوں کہ میرے آقا حیدر کرار نے یوں ارشاد فرمایا ہے

اب میں ان سے محبت وعقیدت کا دعویٰ بھی کروں لیکن اعتقاد ان کے اس ارشاد مذکورہ کے خلاف رکھوں تو میرے لیے یہ بہت بڑا گناہ ہوگا۔

(غایۃ التحقیق تصنیف اعلیٰ حضرت بریلوی۔۔۔۔)

شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کی نظر میں سب سے بڑا بہادر:

ایک روز خطبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا سب لوگوں سے بہادر کون ہے؟ سب نے یک جان ہوکر کہا کہ آپ ......

شیر مردان نے جواب دیا میں وہ ہوں جس کو جب کسی نے للکارا تو میں نے اپنی تلوار سے اس کے ساتھ انصاف کیا۔ لیکن سب سے زیادہ بہادر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ہم نے عریش بنایا تو ہم نے اعلان کیا اس عریش میں حضور انور کے ساتھ کون رہے گا تاکہ کوئی مشرک حضور ﷺ پر حملہ کرنے کی جسارت نہ کرسکے

آپ نے فرمایا:

اللہ کی قسم کوئی آدمی اس دعوت کو قبول کرنے کے لیے نہ اُٹھا سوائے حضرت ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ کے۔ جو اپنی تلوار لہراتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے قریب آکر کھڑے ہوگئے تاکہ اگر کوئی بدبخت آپ پر حملہ کرنے کا ارادہ کرے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کا جواب دے سکیں۔

''یہ ہے سب لوگوں سے بہادر'' ......

اس واقعہ کو حافظ ابن کثیر نے امام بزاز کی مسند کے حوالے سے اپنی سیرت میں نقل فرمایا ہے۔

سب سے پہلے امام حضور علیہ السلام کے بعد۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ بیمار ہوگئے اور جب آپ کا مرض شدید ہوگیا تو آپ نے فرمایا کہ فقال مُرُوا ابا بکرٍ فلیصلِّ بالناس ابوبکر کو کہو کہ وہ جماعت کروائیں حضرت عائشہ نے کہا یارسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رقیق القلب ہیں جب وہ آپ کی جگہ مصلے پر کھڑے ہوں گے تو جماعت نہ کراسکیں گے آپ نے (حضرت عائشہ سے) فرمایا ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کروائیں تم تو یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی عورتوں کی طرح ہو، پھر رسول اکرم ﷺ کی زندگی کے آخری لمحہ تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی نماز پڑھاتے رہے۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر ۸۵۲)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھانے کے متعلق علمائے تشیع کا نظریہ:۔

شیخ ابراہیم انیلی لکھتے ہیں:

فلما اشتد به المرض امر ابابكر ان يصلي بالناس وقد اختلف في صلوٰته بهم فالشيعته تزغم انه لم يصل بهم الاصلوٰة واحدة وهي الصلوٰة التي خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم منها يتهاذى بين علي والفضل فقام في المحراب مقامه وتاخر ابوبكر والصحيح عندي وهو الاكثر الاشهر انها لم تكن اخر الصلوٰة في

حیوته صلی اللہ علیہ وسلم بالناس جماعته وان ابابکر صلی بالناس بعد ذلک یومین ثم مات۔

(درۃ نجفیہ شرح نہج البلاغۃ مطبوعہ تہران)

ترجمہ: جب نبی ﷺ کا مرض شدید ہو گیا تو آپ نے حضرت ابوبکر کو یہ حکم دیا کہ وہ صحابہ کو نماز پڑھائیں اور ان کے لئے حضرت ابوبکر نے کتنی نمازیں پڑھائیں اس میں اختلاف ہے، شیعہ کا زعم یہ ہے کہ حضرت ابوبکر نے صحابہ کو صرف ایک نماز پڑھائی تھی اور یہ وہی نماز ہے جس میں رسول اللہ تشریف لے گئے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے درمیان ان کے کندھوں کے سہارے سے چل کر گئے تھے پھر آپ محراب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جگہ کھڑے ہوئے اور وہ پیچھے ہٹ گئے اور میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ اور یہ ہی جمہور کا مختار ہے اور مشہور ہے کہ یہ نبی ﷺ کی زندگی میں آپ کی آخری جماعت کرانے کی نماز نہیں تھی اس کے بعد حضرت ابوبکر نے دو دن صحابہ کو نمازیں پڑھائیں پھر آپ کی وفات ہو گئی۔

(ابن کثیر ۳۹۶/۵، تفسیر کبیر ۸۸/۸)

شعر:

لٹایا راہ حق میں گھر کئی بار اس محبت سے
کہ لُٹ لُٹ کر حسن گھر بن گیا صدیق اکبر کا

(ذوق نعت)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ:۔

خلیفہ اوّل برحق بلا فصل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے امام ہیں کیونکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازیں پڑھیں اہل تشیع کی کتابیں گواہ ہیں۔ توجہ فرمائیں۔

(احتجاج طبرسی ص ۶۰، حق الیقین ص ۲۲۱، ضمیمہ ترجمہ مقبول ص ۴۴۵، جلاء العیون ص ۱۵)

مولیٰ علی رضی اللہ عنہ خلیفہ اوّل ہیں، یا خلیفہء چہارم:۔

اس کے متعلق اہل شیعہ کے محقق علامہ ابوجعفر محمد بن علی بن شہر آشوب السروی المازندرانی لکھتے ہیں کہ خود مولائے کائنات سیدنا علی شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے ارشاد فرمایا۔

"مَنْ لَّمْ يَقُلْ انِّي رَابِعُ الْخُلَفَاءِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ" جو شخص یہ نہ کہے کہ (علی) چوتھا خلیفہ ہوں اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

(مناقب آل ابی طالب جلد ۳ صہ ۶۳)

خلیفہ اوّل برحق ہیں اسی لیے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحلت کے بعد حضرت علی تضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ نے بیعت کی۔ اہل تشیع کی کتابیں گواہ ہیں غور کریں ......

(احتجاج طبرسی ص ۵۴، حق الیقین ص ۱۹، نہج البلاغہ دوم ص ۲۴۶، کتاب الروضہ، فروعی کافی د سوم ص ۲۳۹، ۲۲۱، تاریخ روضۃ الصفا جلد دوم ص ۲۲۰، جلاء العیون ص ۱۵۴)

شعر:

سایہ مصطفیٰ مایہ اصطفاء
عزّ و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں امام باقر علیہ السلام کا بیان:۔

آپ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل کا منکر نہیں ں لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں۔

(احتجاج طبرسی ص ۲۴۷-۲۴۸)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت کے لیے تخصیص فرمانا اور اس میں آنحضرت الصلوٰۃ والسلام کا مبالغہ فرمانا اہل سنت و جماعت کے لیے ایک واضح دلیل ہے۔ ان کی تقدیم

خلافت پر جبکہ دوسرے حضرات کے علاوہ خود حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس موقعہ پر موجود تھے لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مخصوص فرمایا اور آگے بڑھایا یہی وجہ ہے کہ حضور علیک الصلوٰۃ والسلام کے وصال شریف کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ:

اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب آپ کو آگے کیا ہے تو اب دوسرا کون آپ کو پیچھے کر سکتا ہے؟

کتاب اسد الغابہ میں بروایت امام حسن بصری علیہ الرحمتہ مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

میں بھی وہاں پر حاضر تھا اور میں تندرست تھا بیمار بھی نہ تھا تو اگر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے تو مجھے امامت کرانے کا حکم دیتے۔ لیکن آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امامت کرانے کا حکم دیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافت کے مسئلہ میں ہم اسی شخص یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بلافصل ہونے پر راضی ہو گئے جس پر دین کے معاملے میں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام راضی ہوئے تھے۔ (مدارج النبوت جلد۲۔ ۶۷۹)

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت علیہ الرحمتہ کا بیان:۔

اہل سنت و جماعت کے سر کے تاج مولانا احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ تفضیل کا عقیدہ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل جانے کا عقیدہ ایک افیونی یعنی ہیضمی آدمی (ہیضم کھانے والا) کی برائی سے زیادہ برا ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی ص۴۲ حصہ چہارم)

فضیلت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اہل سنت کی دلیل:۔

آنحضرت علیک الصلوٰۃ والسلام کے ہوتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کے تحت آٹھ روز تک نمازیں پڑھائیں اور امام ابن حجر مکی لکھتے ہیں کہ:

یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے افضل خلافت کے سب سے زیادہ حقدار اور امامت کے سب سے زیادہ لائق ہیں اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی تھی۔ (صواعق طرقہ ۲۳ بحوالہ ترمذی شریف جلد اوّل ۴۸)

شان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:۔

لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قَاتَلَ ط اُولٰئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا ط وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط۔ (الحدید آیت نمبر 10)

ترجمہ: "تم میں سے کوئی برابری نہیں کر سکتا ان کی جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے (راہ خدا میں) مال خرچ کیا اور جنگ کی ان کا درجہ بہت بڑا ہے، ان سے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد مال خرچ کیا اور جنگ کی (ویسے) تو سب کے ساتھ اللہ نے وعدہ کیا ہے بھلائی کا۔"

اس آیت میں ان مہاجرین وانصار کے متعلق زبان قدرت یہ اعلان فرما رہی ہے، اُولٰئِکَ اَعظَم درجہ۔ ان کا درجہ بڑا اُونچا ہے۔ ان کا مقام بڑا بلند ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی قربانیاں اپنی نظیر نہیں رکھتیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عظمت کی گواہی قرآن میں خود دے رہا ہے۔ اب جو لوگ ان پاک لوگوں کی عظمت وشان کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ الٹا ان پر زبان طعن دراز کرتے ہیں وہ ذرا سوچیں اور خود ہی بتائیں کہ ان صحابہ کرام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ حق ہے۔ ہم خدا کی بات مانیں، قرآن کی شہادت کو سچ سمجھیں یا ان کی بات۔ یہاں پر علمائے تفسیر نے ایک بڑا ایمان افروز واقعہ بیان کیا ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر تھا حضرت ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ بھی وہاں بیٹھے تھے آپ نے عباء پہنی ہوتی ہے۔ اور اس کو آگے باندھا ہوا تھا۔ جبریل علیہ السلام آئے اور عرض کیا:

"یا نبی اللہ مالی اری ابابکر علیہ عبائۃ قد خللھافی صدرہ بجلال۔ اے اللہ کے نبی علیہ الصلوۃ والسلام یہ کیا بات ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں ابو بکر نے ایسی عباء پہنی ہوئی ہے جسے سامنے سے کانٹوں سے بخیہ کیا ہوا ہے۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اس نے اپنا سارا مال مجھ پر خرچ کر دیا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کا سلام ابو بکر کو پہنچا ئیں اور ان سے پوچھیں کیا یہ اس فقر و تنگ دستی پر خوش ہیں یا ناراض؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر کو پہنچایا اور یہ سوال پوچھا۔ اس پیکر تسلیم ورضا نے کتنا پیارا جواب دیا، عرض کیا۔" اسخط علی ربی انی عن ربی لراض۔ انی عن ربی لراض۔ انی عن ربی لراض۔ یعنی میں اپنے رب تعالیٰ پر کیسے ناراض ہو سکتا ہوں۔ میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ میں اپنے رب سے راضی ہوں۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تجھ پر راضی ہوں جس طرح تو مجھ پر راضی ہے یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے حضرت جبریل علیہ السلام نے پھر عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس خدا کی قسم۔ جس خدا نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ تمام حاملین عرش اسی قسم کی عبائیں پہنے ہوئے ہیں اور اسی طرح خلال کیے ہوئے ہیں جس طرح آپ کے یار نے کیا ہے۔ (ضیاء القرآن بحوالہ قرطبی و دیگر کتب تفسیر)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہت ہی شان اور مقام ہے۔ وہ رفیق و صاحب نبوت

"ثانی اثنین اذھمافی الغار اذیقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا" (سورۃ توبہ)

جس کی معیت ورفاقت اور صحبت مصطفیٰ کی مظہر ہے۔ جس میں آپ کو "ثانی اثنین" ا

صاحب نبی علیہ السلام کے قدسی اور پاکیزہ خطابات سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔

اس سے بڑھ کر اور کیا شان ہو سکتی ہے کہ کسی کو قرآن سے حضور علیہ السلام کا صحابی ہونے کا تذکرہ نہیں کیا اگر قرآن پاک نے کسی کے صحابی ہونے کا اعلان کیا ہے تو وہ ایک ہیں ایک ہیں اور وہ فقط ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

وہ صاحب فضل وعطا اولوالفضل منکم والسعۃ ان یؤتوا اولی القربیٰ والمساکین والمہاجرین فی سبیل اللہ (نور)

جس کی عظمت وفضیلت کا بیان ہے وہ صدیق باصفا آیہ پاک۔

"والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولیک ہم المتقون (زمر) اس میں خالق کائنات نے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس کو تصدیق صدق پر "صدیق" کا لقب عطا فرمایا۔

وہ پیکر ایثار و کرم فاَمّا من اعطیٰ واتقیٰ (لیل)

اس میں ایثار و کرم کی عظمت نمایاں ہے اور۔۔۔۔ وہ فخر الاتقیاء، لفظ اتقیٰ میں روز ازل ہی سے جس کے زہد واتقاء کا ذکر جمیل ہے۔

خدا اکرام فرماتا ہے اتقا کہہ کے قرآن میں
کریں پھر کیوں نہ اکرام اتقیا صدیق اکبر کا

وہ مومن اکمل، وصدق بالحسنیٰ میں جس کے ایمان واعتقاد کے استحکام کا اعلان ہے یعنی وہ صدیق، جس نے ہادی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی پر بصدق واعتقاد لبیک وآمین کہا۔

وہ خوگر تسلیم ورضا، ولسوف یرضیٰ میں جس کی رضا جوئی اور وفا خوئی کا وعدہ ہے۔ سبحان اللہ کیا شان ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو "لسوف یعطیک ربک فترضیٰ" فرمایا اور حبیبِ حبیب کے لیے" ولسوف یرضیٰ" کا اعلان فرمایا گویا وہ محبوب الٰہی ہیں اور یہ مقبول الٰہی .....

آیاتِ قرآنی جو آپ کی تعریف، تصدیق اور عظمت میں وارد ہوئیں:

میں نے وہ کتابیں دیکھی ہیں جن میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعریف از روئے نصوص قرآنی کی گئی ہے لیکن وہ ناکافی ہیں، اسی بناء پر میں نے بھی ایک کتاب لکھی ہے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ’’جب وہ دونوں غار میں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صاحب سے کہا، حزن وغم نہ کیجئے اللہ ہمارے ساتھ ہے‘‘ پھر اللہ نے اُن پر سکینہ نازل کی‘‘ تمام مسلمانوں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس آیت میں ’’صاحب سے مراد حضرت ابوبکر صدیق ہیں جیسا کہ نفس واقعہ سے بھی ظاہر ہے۔ ابن ابی حاتم علیہ الرحمۃ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ’’ابوبکر صدیق ہمیشہ سکون واطمینان میں رہے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُس پر سکینہ واطمینان نازل ولازم کر دیا ہے۔‘‘

ابن ابو حاتم نے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اُن کے آقا اُمیہ بن خلف سے ایک چادر اور دس اوقیہ غلہ کے عوض خرید کر آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارے میں سورۃ واللیل شروع تا اِنَّ سَعْیَکُم ۔۔۔ الخ نازل فرمائی۔

ابن جریر علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ مکہ کی بوڑھی اور کمزور لونڈیاں اسلام لے آئیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُن کو خرید کر آزاد کر دیا کرتے تھے، یہ دیکھ کر اُن کے والد ابو قحافہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوبکر! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم ضعیف عورتوں کو خرید کر آزاد کرتے ہو، اس کے بجائے اگر مضبوط تندرست جوانوں کو خرید کر آزاد کرو تو بہتر ہے، تاکہ وہ تمہارے ساتھ رہیں اور مشکل وقت میں تمہارے دشمنوں کے مقابلے میں سینہ سپر رہیں، اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: جان مجھے تو صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی درکار ہے۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمارے خاندان والوں کا بیان ہے کہ ’’فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی‘‘ کی پوری آیت آپ ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

ابن ابو حاتم علیہ الرحمۃ اور طبرانی نے لکھا ہے کہ سورۃ واللیل کی آخری پانچ آیات حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اس لیے نازل ہوئی ہیں کہ انہوں نے ان سات غلاموں کو جن پر اُن کے آقا ہر نوع کے مظالم توڑتے تھے، خرید کر آزاد کر دیا۔

بزاز نے لکھا ہے کہ سورۃ کے اخیر تک ’’وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی‘‘ کی آیات آپ ہی کی شان میں وارد ہیں۔

بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زبانی تحریر ہے کہ والد بزرگوار نے عمر بھر قسم کے خلاف نہیں کیا، یہاں تک کہ قسم کے کفارہ کی آیت نازل ہوگئی۔ بزاز اور ابن عساکر نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے قسم کھائی کہ قسم ہے اللہ کی جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپ کی رسالت کی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی، تو یہ آیت نازل ہوئی:

’’وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

(سورۃ زمر: ۳۳)

ترجمہ: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے اُن کی تصدیق کی، یہی ڈر والے ہیں۔

حاکم نے بحوالہ لکھا ہے آیت وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعریف میں نازل ہوئی ہے۔

طبرانی نے لکھا ہے کہ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ کے الفاظ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم کی عظمت کے بارے میں فرمائے ہیں۔

عبداللہ بن ابو حمید نے بحوالہ مجاہد لکھا ہے کہ ’’اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ‘‘ کی آیت کے نزول پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ جب آپ کی شان میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے تو اس میں ہمیں بھی شریک کیا جاتا ہے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ کی آیت نازل ہوئی، جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے۔ ابن عساکر نے لکھا ہے کہ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ کی آیت حضرت ابوبکر وعمر

وعلی رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور بحوالہ یہ بھی تحریر کیا ہے کہ ''وَصَّينَا الْاِنسان سے وعد الصدق الذی کانوا یوعدون تک کی آیات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مدح میں نازل ہوئی ہیں۔ نیز ابن عساکر نے بحوالہ ابن عینیہ لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوا اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں پر عتاب فرمایا ہے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو عتاب الٰہی سے اس طرح مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

الَّا تنصروہُ فقد نصرہُ اللّٰہ اذ اخرجہُ الَّذین کفروا
ثانی اثنین اذ ھما فی الغار O

(عمدۃ التحقیق فی بشائر الصدیق صفحہ ۶۷، تاریخ الخلفاء صفحہ ۵۷)

صحابہ کا مقام ومرتبہ اور شرعی احکام:

کوئی غیر صحابی کسی صحابی کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا اور صحابہ کبار کے علو مرتبہ کا سبب صرف اور صرف نسبت وصحبت مصطفےٰ کریم ﷺ ہے۔ کسی نے زمانہ تابعین کے عظیم محدث عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، صحابی رسول، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ، آپ نے فرمایا: صحابی رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ جہاد میں جس گھوڑے پر سوار تھے، اُس گھوڑے کے نتھنوں کا غبار خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے ہزار گنا افضل ہے۔ (شفاء شریف)

فتاویٰ شامی اور فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

ترجمہ: ''رافضی جب حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا بھلا کہتا ہو اور اُن پر لعنت کہتا ہو تو وہ کافر ہے''

(فتاویٰ ہندیہ ۲/۲۶۴ مطبوعہ مصر، فتاویٰ شامی ۳/۳۲۱ مطبوعہ مصر)

ترجمہ: ''جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کرتا ہو تو وہ کافر ہے اور اسی طرح ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر ہو، اور حضرت

عثمان، حضرت علی حضرت فاطمہ، حضرت زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ، رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کافر کہنے والوں کو بھی کافر قرار دینا واجب ہے۔''

(فتاویٰ ہندیہ ۲/۲۶۴)

علامہ شامی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

''نَعَمْ لَا شَکَّ فِیْ تَکْفِیْرِ مَنْ قَذَفَ السیدۃ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا''

ترجمہ: ہاں، اُس شخص کے کافر قرار دینے میں کوئی شک نہیں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زمانہ جہالت میں بھی بتوں کو سجدہ نہیں کیا:۔

ان اباھریرہ رضی اللہ عنہ قال اجتمع المهاجرون
والانصار عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ وعیشک یارسول اللہ
انی لم اسجدلصنم

(ارشاد الساری شرح بخاری للقسلانی ۶/۷ مطبوعہ مصر)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول ﷺ کی خدمت میں مہاجرین وانصار جمع تھے کہ حضرت ابوبکر نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ مجھے آپ کی زندگی کی قسم میں نے کبھی بت کو سجدہ نہیں کیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر اظہار ناراضگی کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے کہا ہے کہ یارسول اللہ ﷺ کہ مجھے آپ کی زندگی کی قسم میں نے کبھی بُت کو سجدہ نہیں کیا حالانکہ آپ کی عمر دور جاہلیت میں اتنی اور اتنی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا کہ ایک مرتبہ بچپن کی عمر میں میرے والد ابوقحافہ مجھے بت کدے میں لے گئے اور کہا کہ یہ تیرے معبود ہیں انہیں سجدہ کر اور خود وہاں

سے چلے گئے۔ میں نے بُت کو سجدہ کرنے کی بجائے اُسے مخاطب ہو کر کہا تو اگر خدا ہے تو مجھے کھانا دے میں بھوکا ہوں مجھے کپڑا دے میں برہنہ ہوں۔ بت کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ تو ایک پتھر اُٹھائے ہوئے کہا اگر تو خدا ہے تو خود کو میری ضرب سے بچا اور ساتھ ہی میں نے پتھر بت پر دے مارا اور بت اوندھے منہ زمین پر آ رہا۔ آپ کے والد نے یہ ماجرا دیکھا تو کہا یہ کیا کیا ہے؟'' میں نے کہا فقلت هوالذی تری ''جو آپ نے دیکھا۔ پھر گھر آ کر میرے والد نے یہ قصہ میری ماں کو سنایا تو انہوں نے کہا۔ کہ میں نے اس کی پیدائش کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیب کی یہ نوید سُنی۔ میں نے کہا امّی جان وہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا میں نے ہاتف کی یہ آواز سُنی:

''یا امة الله علی التحقیق البشری بالولد العتیق اسمه فی السماء الصدیق لمحمد صاحب ورفیق. یعنی اے خدا کی بندی تجھے تیرے اس ''عتیق'' آزاد بچے کی بشارت ہو اس کا نام آسمان پر ''صدیق'' اور یہ محمد ﷺ کا ساتھی ہے۔

رب کائنات کی تصدیق:۔

قال ابوهریره رضی الله عنه فلما انقضی کلام ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه نزل جبریل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال صدق ابوبکر وصدقه ثلاث مرات.

(ارشاد الساری شرح بخاری للقسطلانی ۷/۶ مطبوعہ مصر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ اور صحابہ کو خود یہ واقعہ سنایا۔ ان کی بات ختم ہوئی تو جبریل علیہ السلام نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ابو بکر نے سچ کہا۔

ابو بکر نے سچ کہا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔

حضرت ابو بکر و علی رضی اللہ عنہم کی محبت جنت کا ذریعہ ہے:۔

ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی شیر خدا کی آپس میں ملاقات ہوئی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا:

اور فرمایا: علی بشارت کی مبارک ہو!

پوچھا: کیسی بشارت، کیسی مبارک؟

فرمایا: قیامت کے دن جنت میں وہی داخل ہوگا جسے آپ پاسپورٹ دیں گے۔

فرمایا: کس نے کہا؟

کہا: رسول اللہ ﷺ نے

کہا: پیارے ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کو بھی بشارت کی مبارک ہو۔

فرمایا: کس بشارت کی مبارک ہے؟

کہا: حضور سرورِ کائنات ﷺ نے مجھے فرمایا ہے کہ اے علی پاسپورٹ تم دو گے مہر ابو بکر لگائیں گے۔

روز روشن کی طرح واضح ہوا دشمن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پاسپورٹ نہیں دیں گے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دشمن کے پاسپورٹ پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مہر نہیں لگائیں گے۔

جنت میں داخل ہونے کا دارومدار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ دونوں سے محبت رکھنے پر ہے۔ نہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر جنت ملے گی اور نہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے منہ موڑ کر جنت حاصل ہوگی۔

دونوں حضرات سے محبت کرنا ہی جنت میں جانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں شخصیتوں سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بغض وعناد سے بچائے۔ آمین

حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ حق وصداقت کی مشعلِ تاباں ہیں:۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور سرکار دو عالم علیک الصلوٰۃ والسلام کے نائب مطلق، خلیفہ بلافصل مزاج شناس رسول ہیں اظہار نبوت سے قبل بھی آپ حضور ﷺ کے احباب میں سب سے مقدم تھے۔

فرمانِ امام جعفر رضی اللہ عنہ :۔

جب صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ساتھ غار میں تھے۔ تو آپ علیہ التحیۃ والثناء نے ان سے فرمایا ابوبکر تم ''صدیق'' ہو۔ (تفسیر قمی ص ۱۵۷)

دوسرا فرمان:۔

جو شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ''صدیق'' نہ مانے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی تصدیق نہ فرمائے گا۔ (کشف الغمہ)

شعر:

اصدق الصادقین ، سید المتقین
چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ایمان واخلاص میں صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا کوئی ہم پلہ نہیں''۔:۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات سے مدینہ تھرّا اُٹھا اور مسلمانوں پر کرب واضطراب کی وہی کیفیت طاری ہوگئی جس کا نظارہ حضور ﷺ کے وصال مبارک کے وقت دیکھنے میں آیا تھا۔

ان کی وفات کا سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے تشریف لائے اور جس حجرے میں ان کی نعش رکھی گئی تھی اس کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہنے لگے:

☆ اے ابوبکر اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، خدا کی قسم تم پہلے آدمی تھے جس نے رسول اللہ ﷺ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام قبول کیا تھا۔

☆ ایمان وخلوص میں تمہارا ہم پلہ کوئی نہ تھا، خلوص ومحبت میں تم سب سے بڑھ کر تھے۔

☆ اخلاق، قربانی، ایثار و بزرگی میں تمہارا کوئی ثانی نہ تھا۔

☆ اسلام اور مسلمانوں کی جو خدمت تم نے کی ہے اور رسول اللہ کی رفاقت میں جس طرح ثابت قدم رہے، اس کا بدلہ اللہ تمہیں دے گا۔

☆ جب ساری قوم رسول اللہ ﷺ کی تکذیب میں مشغول تھی تو تم نے آپ ﷺ کی آواز پر لبیک کہا۔

☆ جب ساری قوم آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اذیتیں پہنچانے کے درپے تھی تو تم نے آپ کی حفاظت کی۔

☆ جب رسول اللہ ﷺ کی باتوں پر لوگ کان نہ دھرتے تھے تو تم نے آپ ﷺ سے مل کر تبلیغ کا فریضہ انجام دیا۔ تمہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ''صدیق'' کے لقب سے سرفراز فرمایا۔

فرمان حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ:۔

جن کے متعلق حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمر کی زبان سے جو لفظ نکلتا ہے وہ حق نکلتا ہے۔ (مستدرک)

جب آپ حجرے میں داخل ہوئے تو صرف یہ الفاظ ان کے منہ سے نکل سکے کہ ''اے خلیفہ رسول ﷺ تمہاری وفات نے قوم کو سخت مصیبت اور مشکلات میں ڈال دیا ہے۔ ہم تو تمہاری گرد کو نہیں پہنچ سکتے، تمہارے مرتبے کو کس طرح پا سکتے ہیں۔

رُسل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالم سے
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدیق اکبر کا

(ذوق نعت)

خدمتِ اسلام:۔

اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا تن من دھن غرضیکہ ہر چیز اسلام کی اشاعت وترویج کے لیے وقف کردی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو آپ کے پاس پچاس ہزار درہم تھے۔ آپ نے انہیں جی بھر کر خرچ فرمایا تقریباً ۹ غلام اور لونڈیاں جو مسلمان ہو چکے تھے انہیں لوجہ اللہ خرید کر آزاد فرمایا۔ جن میں سے ایک حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

آپ کی تبلیغ سے ایمان لانے والوں میں حضرت عثمان بن عفان، حضرت عبد الرحمن بن عوف، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، زبیر بن العوام، سعد بن ابی وقاص، ابو عبیدہ بن الجراح رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسی ہستیاں ہیں جن میں سے اکثر ''عشرہ مبشرہ ہیں اور فتوحات اسلامیہ میں اہم کردار کی حامل بھی ہیں۔

واقعہ معراج کی بے چون وچرا تصدیق فرما کر آپ نے بارگاہ نبوی علیہ الصلوۃ والسلام سے ''صدیق'' کا لقب پایا۔ شعب ابی طالب میں حضور ﷺ اور مسلمانوں کے لیے سامان خورد ونوش ارسال فرمایا۔ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات سے جب حضور اکرم ﷺ پریشان ہوئے تو اپنی بیٹی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ پیش کر کے مصاہرت کا شرف حاصل کیا۔

ہجرت کے موقع پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی صحبت کا شرف پایا۔ اور اس موقع پر آپ کا پورا خاندان حضور ﷺ کی خدمت میں مصروف نظر آیا۔ حضور ﷺ کے وسیلہ سے اس موقع پر آپ کو اللہ تعالیٰ کی خاص معیت نصیب ہوئی۔ ہجرت کے بعد مسجد نبوی ﷺ کے لئے جگہ آپ نے خرید کر پیش فرمائی تمام غزوات میں حضور ﷺ کے شانہ بشانہ رہے۔ اور بہادری کے جوہر دکھائے غزوہ تبوک کے موقع پر اپنے گھر کا کل اثاثہ حضور ﷺ کے قدموں میں ڈھیر کر دیا ۹ ہجری میں سرکار دو عالم ﷺ نے آپ کو امیر حج مقرر فرمایا حضور ﷺ کی زندگی کے آخری ایام میں آپ نے مسجد نبوی ﷺ میں امامت کے فرائض سرانجام دیئے اور حضور ﷺ کی موجودگی میں ۱۷ نمازیں پڑھائیں۔

ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کعبہ میں تقریر کر رہے تھے کہ مشرکین آپ پر پل پڑے اور اس قدر گستاخی کی کہ آپ بیہوش ہوگئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر کہا ''کم بختو! کیا تم صرف اس لیے ان کو قتل کردو گے کہ یہ ایک خدا کا نام لیتے ہیں۔ (فتح الباری ۱۲۹/۱)

اسی طرح ایک اور مرتبہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی محیط ادھر آ نکلا۔ اس نے اپنی چادر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی گردن میں ڈال کر اس کو اس طرح بل دیا کہ سردار دو عالم علیہ الصلوۃ والسلام کا دم گھٹنے لگا۔ اتنے میں خلیفہ اول ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی پہنچ گئے عقبہ کو کاندھوں کے بل دھکا دے کر وہاں سے ہٹایا اور بولے ''ارے ظالمو! کیا تم انہیں اس لیے قتل کرنا چاہتے ہو۔ جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔

(صحیح البخاری ۵۴۴/۱)

مسند بزاز میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو دیکھا کہ قریش نے آپ کو گھیر رکھا تھا کوئی آپ کو پکڑ کر کھینچتا، کوئی دھکا دیتا اور سب یہ کہتے جاتے تھے کہ تو وہی ہے۔ جس نے سب خداؤں کو ملا کر ایک کر دیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ یہ منظر اس قدر بھیانک تھا کہ ہم میں سے کسی کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جانے کی ہمت نہیں ہوئی۔ البتہ ہاں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے اور انہوں نے قریشوں میں سے کسی کو مارا، کسی کو دھکا دیا، کسی کو پیچھے ہٹایا یہ سب کچھ کرتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے۔ ''بدبختو! کیا تم انہیں اس لیے ''قتل کردو گے جو اللہ تعالیٰ کو اپنا رب کہتا ہے'' راوی کا بیان ہے کہ یہ کہہ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی چادر اٹھائی اور رونے لگے۔ یہاں تک کہ داڑھی تر ہوگئی۔ اسی حالت میں لوگوں سے پوچھا ''اچھا بتاؤ آل فرعون کا مومن اچھا تھا یا حضرت ابو بکر؟ لوگ خاموش رہے آپ نے دریافت فرمایا ''کیا تم مجھ کو جواب نہیں دو گے؟

اس کے بعد ارشاد ہوا کہ بخدا ابو بکر صدیق کا ایک لمحہ آل فرعون کے مومن جیسے شخص کے ہزاروں لمحوں سے بہتر ہے۔ اس لیے کہ آل فرعون کا مومن ایمان پوشیدہ رکھتا تھا اور ابو بکر صدیق رضی

اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایمان کا اعلان کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنا کفر ہے:۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

"حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ ایُمَا ن" وَّ بُغْضُھُمَا کُفُر۔

(بخاری، الجامع الصغیر)

ترجمہ : حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی محبت ایمان ہے اور ان دونوں سے بغض رکھنا کفر ہے۔

دوسرے مقام پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

عَنْ عَلِیّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلیَّ اللہ تعَالیٰ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ عَلَیْکُمْ حُبَّ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَ عُثمانَ وَ عَلَیٍّ رَضِیَ اللہ تَعَالیٰ عَنْھُمْ کَمَا اِفْتَرَضَ عَلَیْکُمُ الصَّلوٰۃَ وَالزَّکوٰۃَ وَ الصَّومَ وَالحَجَّ فَمَنْ اَبْغَضَ وَاحدًا مِّنْھُمْ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ مِنْہُ صَلَاۃً وَّ لَاصَوْمًا وَّلَا حَجًّا وَّلَا زَکوٰۃً وَیَحْشُرُہ مِنْ قَبْرِہٖ اِلیٰ النَّارِ۔

(نور الصبار فی مناقب آل بیت نی المختار)

ترجمہ : حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے تم پر ابوبکر و عثمان و عمر و علی رضی اللہ عنہ کی محبت فرض کر دی جس طرح تم پر نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ فرض ہے تو جو کوئی شخص ان حضرات میں سے کسی ایک کے ساتھ بغض رکھے اللہ تعالیٰ ان سے نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ قبول نہ فرمائے گا اور اس کی قبر سے نکال کر سیدھا دوزخ میں ڈالے گا۔

اس سے معلوم ہوا ہر صحابی رسول سے محبت کرنے ہی سے انسان کامیاب ہے ورنہ کل قیامت کے دن دوزخ کا ایندھن بنے گا۔ واللہ اعلم و رسولہٗ ۔

حیات صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک نظر میں:۔

☆ ۱) بڑے مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔

☆ ۲) بلا تردّد اسلام لائے۔

☆ ۳) اسراء کی تصدیق کر کے صدیق اکبر کا لقب پایا۔

☆ ۴) اخلاص و دیانت کے صلے میں امن الناس کا خطاب پایا۔

☆ ۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق غار ہیں۔

☆ ۶) ان کے گھر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا پہنچتا رہا۔

☆ ۷) ان کے گھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بن بلائے تشریف لے جاتے رہے۔

☆ ۸) بوقت طلب اپنا تمام اثاثہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔

☆ ۹) ان کی تنہا ذات کو قرآن میں "صاحب النبی" کا لقب ملا۔

☆ ۱۰) درس گاہ نبوت علیہ التحیۃ والثناء کے پہلے طالب علم تھے۔

☆ ۱۱) غزوہ بدر میں آپ علیہ السلام کو الحاح و زاری کرتے ہوئے دیکھ کر تشفی دی۔

☆ ۱۲) آپ کو بدر میں میمنہ کا سردار بنایا گیا۔

☆ ۱۳) اسیران بدر کی رہائی کے سلسلے میں اُن کی رائے تسلیم کی گئی۔

☆ ۱۴) غزوہ بدر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جم کر کھڑے رہے۔

☆ ۱۵) ۹ھ میں امیر الحج کا خطاب بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا۔

☆ ۱۶) غزوہ تبوک میں اپنا سارا مال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں نثار کر دیا۔

☆ ۱۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ثابت قدم رہے۔

☆ ۱۸) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصال کی وجہ سے عام تشویش ایک ہی خطبہ میں دور کر دی۔

☆ ۱۹) فتنہ ارتداد کا غیر معمولی ثابت قدمی سے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

☆ ۲۰) منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کے لیے تیار کھڑے ہوئے۔

☆ ۲۱) حضور ﷺ کی رحلت کے بعد آپ علیہ السلام کے سارے قرض ادا کیئے۔

☆ ۲۲) سابقون الاوّلون میں سب سے اوّل قرار پایا۔

☆ ۲۳) بوڑھوں اور مسکینوں کی خبر گیری اُن کا شعار تھا۔

☆ ۲۴) حضور ﷺ نے ان کی اقتداء کا حکم اپنے بعد ارشاد فرمایا۔

☆ ۲۵) آپ سب سے پہلے محافظ ختم نبوت ہیں، جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی سب سے پہلے آپ نے کی۔

☆ ۲۶) انہوں نے قیصر و کسریٰ کے ممالک کی جانب پیش قدمی کا آغاز کیا عشرہ مبشرہ کے سرخیل ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہت شان ہے کوئی انسان آپ کی شان نہ لکھ سکتا ہے اور نہ ہی بیان کر سکتا ہے۔ کیونکہ جس ہستی کی شان و مقام، اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول ﷺ بیان کرے پھر کسی انسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ شان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرے۔

وصال شریف:۔

اس کے متعلق مختلف روایات ہیں ایک یہ ہے کہ حارث بن کلدہ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہودی نے چاول میں زہر ملا کر کھلا دیا تھا۔ یہ سال بھر کے بعد اس کا اثر تھا۔ (تاریخ الخلفاء۔ص ۸۷، طبری ۲/۶۱۱)

دوسری روایت حاکم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کی ہے کہ دراصل حضرت ابوبکر صدیق کو عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں جدائی کا غم اس قدر شدید ہوا تھا کہ وہ اندر ہی اندر کھلتے اور پگھلتے رہے۔ ان کو اس سے پنپنا نصیب نہیں ہوا، تمام صحابہ کرام کو اس سے سخت تشویش تھی عیادت کے لیے آتے رہتے تھے۔ لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پڑوسی تھے اس لیے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سب سے زیادہ تیمارداری کا شرف انہیں کو حاصل ہوا۔ (تاریخ الخلفا، طبری ۲/۶۱۲)

وصیّت:۔

اپنی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس کو وصیت کی کہ مجھ کو غسل تم ہی دینا۔ انہوں نے کہا مجھ سے یہ نہ ہو سکے گا، فرمایا تمہارا بیٹا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ مدد کرے گا وہ پانی ڈالتا رہے گا۔

(تاریخ الخلفاء۔ص ۹۱)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا، تو انہوں نے مجھے اپنے سر کے قریب بٹھا کر فرمایا اے علی: جب میری وفات ہو جائے، میری روح قفس عنصری سے پرواز کر جائے تو مجھے اپنے ہاتھوں سے غسل دینا جن ہاتھوں سے تم نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا تھا، پھر خوشبو لگا کر مجھے چوکھٹ محبوب ﷺ پر لے جانا اور عرض کرنا حضور آپ کا یار غار، رفیق مزار بھی بننا چاہتا ہے، اگر دروازہ کھل جائے تو مجھے وہاں دفن کر دینا ورنہ مسلمانوں کے قبرستان جنت البقیع میں دفن کرنا۔

حضرات قارئین! اس سے معلوم ہوا کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تھا کہ حضور ﷺ زندہ ہیں اور حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا بھی عقیدہ تھا کہ آقا علیہ السلام زندہ ہیں، ورنہ وصیّت سن کر کہہ دیتے کہ اے پیارے صدیق اکبر! حضور علیہ السلام کا تو وصال ہو چکا، میں کس سے جا کر آپ کی عرض پیش کروں، الحمدللہ! اہل سنت و جماعت کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ اسی لیے تو اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کا فرمان ہے۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کو وصیّت:۔

آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفنایا گیا تھا؟ بولیں، تین کپڑوں میں، آپ نے اُس وقت جو دو پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے

تھے ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تو بس میرے یہ دونوں کپڑے ہیں۔

اور ایک تیسرا کپڑا بازار سے خرید کہ مجھ کو کفن دیدینا؛

ام المومنین نے کہا، ابا جان، ہم تینوں کپڑے نئے خرید سکتے ہیں ......

ارشاد ہوا، بیٹی! نئے کپڑوں کے زندہ لوگ بہ نسبت مردوں کے زیادہ مستحق ہیں۔

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۹۱، طبری ۲/ ۶۱۳، طبقات ابن سعد ۳/ ۱۴۴)

اس کے بعد دریافت کیا آج کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا:

''دوشنبہ'' پھر پوچھا رسول ﷺ کی وفات کس روز تھی؟

جواب ملا'' دوشنبہ کے روز'' ارشاد فرمایا'' تو میں پھر امید کرتا ہوں کہ میری بھی آج کے دن ہی موت ہو گی۔ (طبقات ابن سعد ۳/ ۱۳۶)

مدت خلافت:۔

دو سال تین ماہ دس دن خلافت کی نازک ترین ذمہ داریاں پوری کرنے کے بعد تَوَفَّنِیْ مُسلِماً وَّ الحِقْنِیْ باالصَّالِحِیْنَ کہتے ہوئے اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔

جب رسول ﷺ نے وفات پائی تو اس وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر بھی وفات کے وقت تریسٹھ سال تھی۔ اور جس چارپائی پر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اٹھایا گیا، اُسی چارپائی پر آپ کو بھی اٹھایا گیا۔

ابن سعد نے بحوالا سعید بن میسب لکھا ہے کہ مسجد نبوی میں حضور ﷺ کے روضہ کے درمیانی مقام پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چار تکبیروں کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(تاریخ الخلفاء ص ۹۱)

تدفین:۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وصیت کے مطابق چارپائی روضہ انور کے سامنے رکھی۔ فَقُلْتُ

یَارَسُولَ اللّٰہِ ھٰذَا اَبُو بَکرٍ یَستَاْذِنُ

عرض کی: ''یارسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام! یہ ابوبکر ہیں یہاں دفن ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔''

فَرَأَیتُ البَابَ قَدْ فُتِحَ فَسَمِعْتُ قَائِلاً یَقُولُ اُدْخُلُوا الْحَبِیْبَ اِلیٰ حَبِیْبِهٖ فَاِنَّ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ مُشْتَاق''۔

(جمال اولیاء ص ۲۹، خصائص کبریٰ ۲/ ۲۸۱، شواہد النبوۃ، سیرت حلبیہ جلد دوم ص ۲۸۸، تفسیر کبیر صفحہ ۸۷۷، تکریم المومنین نواب صدیق حسن غیر مقلد ص ۳۷)

تو میں نے دیکھا اچانک دروازہ کھل گیا اور اندر سے آواز آئی حبیب کو حبیب کے پاس پہنچا دو، تحقیق حبیب اپنے حبیب ہی کا مشتاق ہے۔

وہ اداشناس نبوت، جس کا ہر قول و عمل اور زندگی کا ہر لمحہ رضائے محبوب میں گذرا ...... وہ سر گروہ نقشبندان، جس کی پیشوائی اور نسبت و قیادت پر ہر نقشبندی کو فخر و ناز ہے ...... وہ امین خلافت ۲۲ جمادی الاخر کو جس کی وفات غم آیات پر حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون پڑھ کر فرمایا کہ آج خلافت نبوت کا خاتمہ ہو گیا۔

جب آپ کو قبر میں لٹایا گیا تو آپ کا سر حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شانہ مبارک تک آتا تھا اللہ اکبر آقا کے دو جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ادب واحترام کا مرنے کے بعد بھی یہ اہتمام ہے کہ برابر نہ ہوں بجائے ہمدوش ہونے کے زیر سایہ دوش ہی ہو کر رہیں۔ (طبری ۲/ ۶۱۴)

سایہ مصطفیٰ مایہ اصطفاء
عزو ناز خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقین سید المتقین

چشم گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے اس کاوش کو قبول فرما کر تمام امت مسلمہ کے لیے ذریعہ نجات بنائے آمین بجاہِ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم۔

تمت بالخیر

خاکپائے درِ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

قاری محمد اجمل طیبی نقشبندی

ماخذ و مراجع

☆1) کنز الایمان
☆2) تفسیر مظہری
☆3) تفسیر کبیر
☆4) تفسیر ابن کثیر
☆5) تفسیر قرطبی
☆6) تفسیر درمنثور
☆7) تفسیر فتح البیان
☆8) ضیاء القرآن
☆9) تفسیر قمی
☆10) صحیح البخاری
☆11) صحیح المسلم
☆12) ارشاد شرح بخاری للقصلانی
☆13) زرقانی علی المواہب
☆14) مدارج النبوت
☆15) صواعق محرقہ
☆16) الجامع الصغیر
☆17) نور الابصار
☆18) کشف الغمہ
☆19) غایۃ التحقیق اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ
☆20) ملفوظات حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ
☆21) احتجاج طبرسی
☆22) حق الیقین
☆23) ضمیمہ ترجمہ مقبول
☆24) جلاء العیون
☆25) نہج البلاغہ
☆26) کتاب الروضہ
☆27) تاریخ الروضہ الصفا
☆28) فروعی کافی
☆29) درۃ نجفیہ شرح نہج البلاغہ

جو شخص محبت سے میلادِ مصطفےٰ ﷺ پر ایک درہم خرچ کرتا ہے
''وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا'' ﴿سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ﴾